AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

احادیثِ نبویہ میں مذکور لفظ "خیر" اور اس کے اطلاقات: تحقیقی مطالعہ

The Term 'Khair' in the Prophetic Hadiths and Its Applications: Research Study

Muhammad Akhlaq
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Mohi-ud-Din Islamic University (MIU), Nerian Sharif , Azad Kashmir.
Wasif Ali
Fazil (Shahadat al-'Alamiyyah), Markazi Darul Uloom Islamabad

Abstract

The term "Khair" (خير) in the sayings of Prophet Muhammad ﷺ carries a profound and multifaceted meaning, encompassing various aspects of faith, worship, ethics, and social conduct. In Islamic teachings, Khair is not limited to material goodness but extends to spiritual, moral, and communal well-being. The Prophet ﷺ used this term to describe the excellence of a believer, the virtues of knowledge and understanding of religion, and the significance of acts of worship such as prayer, charity, and striving in the way of Allah. Furthermore, Khair is associated with good manners, kindness, and honorable social interactions, emphasizing justice, patience, and generosity. In the realm of daily life, it highlights the importance of honest labor, strong companionship, and financial responsibility. The diverse applications of Khair in prophetic traditions demonstrate its role as a guiding principle for a balanced and righteous life. This study explores the various dimensions of Khair in Hadith literature, illustrating how it serves as a comprehensive framework for personal and collective success in both this world and the hereafter.

Keywords :*Khair, Hadith, Islamic teachings, righteousness, virtues, faith, worship, ethics, social conduct, moral excellence, spiritual well-being.*

تعارف موضوع

احادیث نبویہ میں لفظ "خیر " ایک وسیع مفہوم کا حامل ہے، جو اسلام کے عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو محیط ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایمان واسلام کے دائرے میں بہترین مسلمان اور کامل مومن کی صفات کو "خیر " سے تعبیر فرمایا، جبکہ دین کی گہرائی میں فہم حاصل کرنے، قرآن سیکھنے اور سکھانے کو بھی خیر قرار دیا۔ عبادات میں نماز فجر، نماز وتر، نماز جمعہ، مسجد نبوی میں نماز، جہاد، اور ذکر الٰہی جیسی عبادات کو خیر سے موسوم کیا گیا۔ اخلاقی پہلو میں حسنِ اخلاق، نرمی، عزت و تکریم اور بہترین امت کے اوصاف کے لیے "خیر "کا استعمال کیا گیا، جبکہ معاملات میں حسنِ معاشرت، قرض داروں کو مہلت دینا، بہترین مجالس، محنت مزدوری، ازدواجی زندگی، مہمان نوازی اور صدقہ کو خیر کہا گیا۔ اس وسیع تر استعمال سے ظاہر ہوتا ہے کہ "خیر " محض نیکی کا ایک عمومی تصور نہیں بلکہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات میں یہ ایک جامع اصول ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں برتری، بھلائی اور کامیابی کا ضامن ہے۔ اس مقالے میں ہم احادیث نبویہ کی روشنی میں لفظ "خیر " کے مختلف استعمالات کو بیان کریں گے اور یہ واضح کریں گے کہ رسول اکرم ﷺ نے مختلف سیاق وسباق میں اس کا اطلاق کن معانی میں فرمایا۔

1)۔اسلام اور ایمان سے متعلقہ امور میں لفظِ خیر کے اطلاقات:

اسلام اور ایمان وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک مسلمان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں اور انسان کے کردار و عمل کو سنوارنے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے "خیر" کو ایمان اور اسلام کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ بیان کیا ہے، جو دین کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔ ذیل میں اسلام اور ایمانیات کے متعلقہ وہ احادیث نبویہ جن میں لفظ "خیر" مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین اسلام:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ:تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ"[1]

ایک دن ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ، اور سلام کرو، جس کو تم پہچانتے ہو اور جس کو نہیں بھی پہچانتے۔

اس حدیث نبویہ میں "خیر "بطور بہترین اسلام کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، اسلام میں بہترین رویے کا ایک اہم پہلو لوگوں کی خدمت اور سلام کرنے کا عمل ہے۔ دونوں عمل، یعنی لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا، نیکی اور محبت کی علامت ہیں۔ کھانا کھلانا ایک ایسا عمل ہے جو نہ صرف جسمانی ضرورت کو پورا کرتا ہے بلکہ باہمی محبت اور ہمدردی کو بھی بڑھاتا ہے۔ یہ عمل انسانیت کی خدمت کی مثال ہے، جہاں کوئی بھی شخص خواہ غریب ہو یا امیر، اس کی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرح، ہر شخص کو سلام کرنا، خواہ آپ اسے جانتے ہوں یا نہ، اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے لیے خیر خواہی رکھتے ہیں۔ یہ ایک خوبصورت طریقہ ہے جس سے معاشرتی روابط مضبوط ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سلام دینے سے دلوں میں محبت اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے، جو کہ ایک بہتر معاشرے کی بنیاد ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین مسلمان:

"عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ"[2]

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ بہترین مسلمان کون ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قَالَ رسول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المسْلِمُ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ المسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ"[3]

1۔ بخاری،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل (المتوفی 256ھ) الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ و سننہ و ایامہ (صحیح بخاری) دار طوق النجا،طبع اول(1422ھ) ،کتاب الإیمان، باب: اطعام الطعام من الاسلام ، رقم الحدیث: 12

2 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح،کتاب الایمان ،باب بیان تفاضل الاسلام و ای اموره افضل،رقم الحدیث:40

3 ۔ الترمذی،ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسی(المتوفی،279ھ) (الجامع الکبیر) سنن الترمذی،محقق بشار عواد معروف، دار الغرب بیروت،طبع بدون،(1998م) ، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ ، باب فضل کل قریب هین سهل ،رقم الحدیث:2507

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جو مسلمان لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے۔

ان احادیث نبویہ میں "خیر "بطور بہترین مسلمان ہونے کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ احادیث انسانیت کی اعلیٰ تعلیمات کی عکاس ہیں۔ کہ بہترین مسلمان وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان ذہنی، جسمانی، اور روحانی طور پر محفوظ رہیں۔ ایک مسلمان کو اپنے کردار، گفتار اور عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بچنا چاہیے۔ دوسرے مسلمانوں کی عزت، حقوق اور خوشی کا خیال رکھنا ایمان کا جزو ہے۔ اس حدیث میں اسلامی معاشرتی اصولوں کا پیغام ہے کہ انسانیت کی خدمت اور دوسروں کے لیے سکون کا سبب بننا ہی سچی عبادت ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین مومن:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ"[4]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اور ہر ایک میں خیر موجود ہے، جو چیز تجھے فائدہ دیتی ہے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ، عاجز نہ بن۔

نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں "خیر " بہترین مومن کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، یہ حدیث ایک مومن کی اندرونی طاقت اور اس کی صلاحیتوں کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ اس سے مراد وہ مومن ہے جو دین میں مضبوط، عزم و حوصلے والا اور اللہ کی رضا کے لیے جدوجہد کرنے والا ہو۔

☆خیر بمعنیٰ کامل مومن:

"عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ"[5]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم میں سے کوئی شخص (اس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (ہر مسلمان) بھائی کے لیے اسی طرح خیر و بھلائی پسند نہ کرے جس طرح اپنے لیے کرتا ہے۔

اس حدیث نبویہ میں "خیر" کو کامل مومن ہونے کے معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اخلاقی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ اس میں مومن کے ایمان کی کمالیت کو مشروط کیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے بھی وہی خیر خواہی، محبت اور بھلائی پسند کرے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔ یہ اصول معاشرتی ہم آہنگی اور اخوت کی بنیاد ہے جو اسلامی معاشرت کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔

☆خیر بمعنیٰ حفاظت دین و بہترین مال:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ"[6]

[4] ۔ ابن ماجہ ، ابو عبداللہ محمدبن یزیدقزوینی،(المتوفی 273ھ)المحقق شعیب الارنوط، ناشر دارالرسالہ العلمیہ الطبعة: الأولى، 1430 ھ- 2009 م، السنن، کتاب السنہ، باب فی القدر، رقم الحدیث:79

[5] ۔ نسائی، احمد بن شعیب، السنن، کتاب الایمان وشرائعہ، باب علامۃ الایمان ، رقم الحدیث:5017

[6] ۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق ، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال ،رقم الحدیث:3300

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی وادیوں میں لے کر چلا جائے گا، اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچائے گا۔

اس حدیث پاک میں لفظ "خیر" دین کی حفاظت اور بہترین مال کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ بہترین مال بکریاں قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایسی سادہ زندگی گزارے جو فتنوں سے دور اور اللہ کی قربت کے قریب ہو۔ حدیث مبارکہ کا آخری حصہ اس وقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے جب معاشرہ فتنوں کا شکار ہو جائے اور دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے۔ ایسے حالات میں انسان کے لیے تنہائی اختیار کرنا بہتر ہے تاکہ وہ اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکے۔

☆خیر بمعنیٰ تعلیم قرآن:

"عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ"[7]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن (علم) پڑھے اور پڑھائے۔

اس حدیث مبارکہ میں "خیر" تعلیم قرآن کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اس حدیث میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ صفاتِ مصطفیٰ ﷺ:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ القَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ"[8]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں (حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر) یکے بعد دیگرے بنی آدم کے بہترین زمانوں میں ہوتا آیا ہوں، یہاں تک کہ وہ زمانہ آیا جس میں میری پیدائش ہوئی ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" نبی کریم ﷺ کی صفت مبارکہ کے معنیٰ میں آیا ہے۔ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی نسل اور زمانے کی عظمت کو بیان فرمایا ہے۔ یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے لئے ہر لحاظ سے بہترین ماحول اور پس منظر مہیا کیا تاکہ آپ ﷺ کا پیغام زیادہ مؤثر اور قابل قبول ہو۔ یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی اور نسب کو سمجھنا ایمان کی مضبوطی اور محبت رسول کا ذریعہ ہے۔

☆خیر بمعنیٰ تفقہ فی الدین:

"مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ"[9]

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

اس فرمان مصطفیٰ ﷺ میں لفظ "خیر" دین کو سمجھنے کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، کہ اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث ہمیں ترغیب دیتی ہے کہ ہم علم دین حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ کی رضا اور ہدایت حاصل کر سکیں۔

---

[7] - بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن و علمہ ، رقم الحدیث:5027

[8] - بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المناقب ، باب صفة النبی ﷺ ،رقم الحدیث:3557

[9] - ابن ماجہ، عبداللہ بن یزید، السنن، کتاب السنة ، باب فضل العلماء و الحث علی طلب علم،رقم الحدیث:221

2)۔ عبادات سے متعلقہ امور میں لفظِ خیر کے اطلاقات:

عبادات انسان کی تخلیق کا مقصد اور اس کا رب سے تعلق مضبوط کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ یہ انسان کے دل کو سکون، روح کو طہارت، اور زندگی کو مقصد عطا کرتی ہے۔ عبادت بندے کو اللہ کی قربت کے ساتھ ساتھ اس کی رحمت، مغفرت، اور برکتوں کا مستحق بناتی ہے۔ عبادت کے ذریعے انسان اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار کرتا ہے اور دنیاوی معاملات میں رہنمائی اور آخرت کی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ یہ انسان کو گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف راغب ہونے کا عملی ذریعہ فراہم کرتی ہے۔

عبادات میں "خیر" کا ذکر کرنے والی احادیث ہمیں یہ درس دیتی ہیں کہ عبادات انسانی زندگی میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ یہ احادیث اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل وہ ہیں جو اخلاص اور استقامت کے ساتھ ادا کیے جائیں۔ عبادات نہ صرف بندے کو اللہ کے قریب کرتی ہیں بلکہ ان کے ذریعے دل کی پاکیزگی، سکونِ قلب، اور روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ "خیر" کا ذکر ان اعمال کی عظمت اور ان کے نتیجے میں ملنے والی اللہ کی رضا اور نعمتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

ذیل میں عبادات سے متعلقہ وہ احادیث نبویہ جن میں لفظ "خیر" مختلف معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ مسجد نبوی میں نماز:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا المَسْجِدَ الحَرَامَ"[10]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ مسجد نبوی میں نماز کا افضل ہونا دراصل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مقام کی برکت اور اس میں ادا کی جانے والی عبادات کی قدر و قیمت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ کے نزدیک عبادات کی قدر و منزلت، مقام اور نیت کی بنیاد پر بڑھتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ جہاد و عبادت:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ: يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ"[11]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ذریعے سے جہاد کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

[10] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضل الصلوة فی المسجد مکة و المدینة ، باب فضل صلوة فی مسجد مکة والمدینة، رقم الحدیث:1190

[11] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق ، باب العزلة راحة من خلاط السوء،رقم الحدیث:6494

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" اسلام کے دو عظیم اعمال جہاد (جو کہ بہترین عبادت ہے) اور خلوت میں عبادت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ انسان کے اعمال کا مقام حالات اور نیت کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرنا ہو یا تنہائی میں عبادت اور دوسروں کو نقصان سے بچانا، دونوں عظیم اعمال ہیں جو اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

☆خیر بمعنیٰ نمازِ فجر:

"عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"[12]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں لفظ "خیر" فجر کی دو رکعتوں کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ فجر کی سنت مؤکدہ کو دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر قرار دینا ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی دنیاوی مال و متاع سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ ان رکعتوں کی پابندی کرنا بندے کے اخلاص، اطاعت، اور اللہ سے محبت کا عملی اظہار ہے۔

☆خیر بمعنیٰ نمازِ وتر:

"عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: الوِتْرُ، جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ العِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الفَجْرُ"[13]

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (حجرے سے نکل کر) ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک ایسی نماز کا اضافہ کیا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، وہ وتر ہے، اللہ نے اس کا وقت تمہارے لیے نمازِ عشاء سے لے کر فجر کے طلوع ہونے تک رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں لفظ "خیر" نمازِ وتر کی اہمیت و فضیلت کے معنیٰ میں بیان ہوا ہے۔ یہ نماز رات کی عبادات کا اختتام ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ جسے سرخ اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے، عرب کے معاشرے میں سرخ اونٹ سب سے قیمتی مال و دولت سمجھے جاتے تھے۔ اس تشبیہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وتر نماز کی روحانی اور اخروی قدر دنیاوی مال و متاع سے کہیں زیادہ ہے۔ دنیاوی مال، جیسے سرخ اونٹ، فانی ہے، لیکن وتر کی نماز انسان کو وہ اجر دیتی ہے جو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ یوم جمعہ:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا"[14]

---

12 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، كتاب صلاة المسافرين و قصرها ،باب ركعتى سنة الفجر والحث عليهما ،رقم الحدیث:725
13 ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب الوتر عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جا ء فی فضل وتر،رقم الحدیث:452
14 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح،کتاب الجمعہ،باب فضل یوم الجمعۃ،رقم الحدیث:854

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔

نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" یوم جمعہ کی فضیلت کے معنیٰ میں آیا ہے۔ یہ دن عبادت، دعا، اور اللہ سے قربت کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے اور مسلمانوں کو اس دن خصوصی طور پر نیک اعمال کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆خیر بمعنیٰ اللہ کے رستے میں گزرنے والی صبح وشام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"[15]

اللہ کی راہ میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" اللہ کے رستے میں گزرنے والی صبح وشام کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد اور قربانی کی قدر و منزلت دنیا کی تمام نعمتوں اور مال و دولت سے زیادہ ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا کی چمک دمک اور عیش و آرام کے مقابلے میں اللہ کی رضا اور دین کی خدمت کا جذبہ انسان کی اصل کامیابی ہے۔

3)۔اعمال سے متعلقہ امور میں لفظِ خیر کے اطلاقات:

اسلام میں اعمال کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ یہ انسان کے ایمان کا عملی اظہار اور اس کی روحانی حالت کا آئینہ ہوتے ہیں۔ قرآنِ مجید اور احادیث میں اعمال کو ایمان کے ساتھ جوڑ کر ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ ایمان اور اعمال ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتے۔ اعمال کا دائرہ عبادات تک محدود نہیں، بلکہ ہر وہ عمل جو اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، نیکی میں شمار ہوتا ہے۔ روزمرہ زندگی میں صدقہ، انصاف، حسنِ سلوک، سچائی، اور دوسروں کی مدد جیسے اعمال نہ صرف اللہ کی قربت کا ذریعہ ہیں بلکہ ایک اچھے معاشرے کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کے اعمال کا وزن قیامت کے دن اس کے انجام کا تعین کرے گا، اور اچھے اعمال ہی آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کرتا رہے اور نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرے۔

ذیل میں اعمال سے متعلقہ وہ احادیث نبویہ جن میں لفظ "خیر" مختلف مواقع پر، مختلف معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین لوگ:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ"[16]

حضرت عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔

نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" کو ان بہترین لوگوں کے معنیٰ میں لیا گیا جن کے عمل نیک ہیں۔ یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ انسان کی حقیقی خوبی اس کی عمر کی طوالت میں نہیں، بلکہ اس کے اعمال کی بہتری میں ہے۔

[15] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجهاد و السير ، باب الغدوة والروحة في سبيل الله، وقاب قوس، رقم الحديث:2792

[16] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب الزهد عن رسول الله ﷺ ، باب ما جاء فی طول العمر للمومن،رقم الحدیث:2329

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

☆خیر بمعنیٰ نماز و وضو:

"عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةَ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ"[17]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سیدھی راہ پر قائم رہو اور تم (کما حقہ) قائم نہیں رہ سکو گے، اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے۔

اس حدیث میں لفظ "خیر" کو نماز اور وضو کی حفاظت کے معنیٰ میں لیا گیا ہے، یہ حدیث مومن کی عبادات اور ان کے روحانی وجسمانی پاکیزگی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ اسلام سے قبل اعمال کی قبولیت:

"عَنْ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاقَةٍ، أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ"[18]

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ان اعمال کے بارے کیا فرماتے ہیں جو میں جاہلیت کے دور میں اللہ کی عبادت کے طور کیا کرتا تھا یعنی صدقہ و خیرات، غلاموں کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی، کیا ان کا اجر ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھلائی کے کام تم پہلے کر چکے ہو تم ان سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو۔ (تمہارے اسلام کے ساتھ وہ بھی شرف قبولیت حاصل کر چکے ہیں، کیونکہ وہ بھی شہادتین کی تصدیق کرتے ہیں۔)

اس حدیث نبوی میں لفظ "خیر" اسلام سے قبل اعمال خیر کی قبولیت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث اسلام کی رحمت اور وسعت کو واضح کرتی ہے، جو انسان کی سابقہ نیکیوں کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا، بلکہ انہیں قبول کرتا ہے، بشرطیکہ انسان خالص ایمان اور اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرے۔

☆خیر بمعنیٰ نیکی کی طرف راہنمائی:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ"[19]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سواری مانگنے آیا، تو آپ کے پاس اسے کوئی سواری نہ ملی جو اسے منزل مقصود تک پہنچا دیتی۔ آپ ﷺ نے اسے ایک دوسرے شخص کے پاس بھیج دیا، اس نے اسے سواری فراہم کر دی۔ پھر اس نے آکر آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا (ثواب میں) بھلائی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

[17] ۔ ابن ماجہ ، عبداللہ بن یزید، السنن، کتاب الطھارہ و سننھا، باب المحافظۃ علی الوضوء ، رقم الحدیث:277
[18] ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، کتاب الایمان ،باب بیان حکم عمل الکافر اذا اسلم بعدہ،رقم الحدیث:123
[19] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، کتاب العلم عن رسول اللہ ﷺ ،باب ما جاء الدال علی الخیر کفاعلہ،رقم الحدیث:2670

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں لفظ "خیر" نیکی کی طرف راہنمائی کرنے کے معنیٰ میں آیا ہے، یہ اصول اسلام کے اجتماعی خیر اور نیکی کے پیغام کو عام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کو نیکی کے ماحول کو عام کرنے اور برائی سے روکنے کی ترغیب دیتا ہے، تاکہ ہر فرد خیر کے سلسلے کا حصہ بنے اور اس میں اجر کا شریک ہو۔

☆خیر بمعنیٰ اچھے اعمال کے سبب محبت:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"[20]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا صحابہ کرام (نے جبکہ مذکورہ بالا فرمان سنا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی تو وہ) اس قدر خوش ہوئے کہ انہیں کسی اور چیز سے اس سے بڑھ کر خوشی نہ ہوئی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! انسان ایک شخص کے ساتھ اس کے اچھے اعمال کی وجہ سے محبت کرتا ہے، مگر خود اس جیسے عمل نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" اچھے اعمال کے سبب کسی سے محبت کرنے کے معنیٰ میں آیا ہے۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے فرمان "المرء مع من أحب" (انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے) کی بنیاد پر ہے۔ ضروری ہے کہ ہم نیک لوگوں اور اللہ کے محبوب بندوں سے محبت کریں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں، کیونکہ ہماری محبت اور اعمال ہی ہمارے انجام کا تعین کریں گے۔

☆خیر بمعنیٰ ذکر الٰہی:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"[21]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (بھری) مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان کی مجلس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میر قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" اللہ کا ذکر، کرنے کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث ہمیں اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

---

[20] ۔ السجستانی، ابو داؤد،سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر،(المتوفی،275ھ) سنن ابی داؤد،محقق:محمد محیی الدین عبد الحمید،المکتبہ العصریہ بیروت، عدد الأجزاء: 4، کتاب النوم ، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، رقم الحدیث:5127

[21] ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح،کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار ،باب الحث علی ذکر اللہ تعالی،رقم الحدیث:2675

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

☆خیر بمعنیٰ افضل اعمال:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ، أَوْ أَيُّ الأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: يمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: الجِهَادُ سَنَامُ العَمَلِ»، قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ"[22]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے، یا کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا"، پوچھا گیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد، وہ نیکی کا کوہان ہے۔ پوچھا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (مقبول)۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "افضل اعمال کے معنیٰ میں بیان ہوا ہے، یہ حدیث انسان کے لیے بہترین اعمال کی ترجیحات بیان کرتی ہے:

☆خیر بمعنیٰ خیر آخرت:

"عن أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ أَوْ قَالَ: اللهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ"[23]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے اصل خیر آخرت ہی کی خیر ہے، یا یہ فرماتے کہ اے اللہ! آخرت کی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "آخرت کی خیر کے معنیٰ میں ذکر ہوا ہے، یہ حدیث انسان کو آخرت کی کامیابی کے لیے اعمالِ صالحہ کی طرف متوجہ کرتی ہے، کیونکہ اصل خیر وہی ہے جو قیامت کے دن کام آئے۔ دنیاوی مال و دولت یا شہرت آخرت میں فائدہ نہیں دے سکتی، بلکہ ایمان اور نیک اعمال ہی آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہیں۔

☆خیر بمعنیٰ صف:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا"[24]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین صف پہلی ہے۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "نماز میں صف بندی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ نماز کے دوران مردوں اور عورتوں کی صفوں کی ترتیب اور ان کے مقام کی حکمتوں کو بیان کر رہی ہے۔ اس ترتیب کا مقصد نماز کے دوران مکمل توجہ، خشوع، اور پاکیزگی کو یقینی بنانا ہے، تاکہ عبادت کا مقصد پورا ہو اور کسی قسم کی غیر ضروری خلل یا فتنہ پیدا نہ ہو۔

4)۔ اخلاقیات سے متعلقہ امور میں لفظِ خیر کے اطلاقات

---

22 ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب فضائل جہاد عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء ای الاعمال افضل ،رقم الحدیث:1658

23 ۔ شیبانی، ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن حنبل،بن ہلال،بن اسد،(المتوفی،241ھ) (مسند الامام احمد بن حنبل)،محقق،شعیب الارنوطہ،مؤسسۃ الرسالہ،طبع، اول،1421ھ،2001م ،، مرویات انس بن مالک رضی اللہ عنہ ، رقم الحدیث:12722

24 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح،کتاب الصلاۃ ،باب تسویۃ الصفوف ،رقم الحدیث:440

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اخلاق حسنہ انسانی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حسن اخلاق کی تعریف میں فرماتے ہیں: اگر نفس میں موجود ایسی کیفیت ہو کہ اس کے باعث اچھے افعال اس طرح ادا ہوں کہ وہ عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حسنِ اخلاق کہتے ہیں۔[25]

اخلاق انسانی معاشرت کا اہم ستون ہیں اور فرد اور معاشرے دونوں کی کامیابی اور استحکام کا سبب بنتے ہیں۔ اخلاق انسانی زندگی کا ایسا جوہر ہے جو انسان کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کے اعلیٰ درجے پر فائز کرتا ہے۔ یہ وہ صفات ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی ذات، اپنے خاندان اور معاشرے کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اخلاق کی بنیاد پر ہی انسان کی شخصیت کا تعین ہوتا ہے اور معاشرے میں اس کا مقام طے ہوتا ہے۔ تمام مذاہب اور تہذیبوں نے اخلاقیات کو اعلیٰ مقام دیا ہے۔ لیکن دین اسلام نے اخلاقیات پر جس قدر زور دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى"[26]

یقیناً اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔

یہ آیت ہمیں اچھے اخلاق، انصاف اور احسان کی تلقین کرتی ہے۔

اخلاق وہ روشنی ہے جو دلوں کو منور اور معاشروں کو پرسکون بناتی ہے۔ اگر ہم اپنے اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کریں تو نہ صرف ہم اپنی دنیا بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں اخلاقیات سے متعلقہ وہ احادیث نبویہ جن میں لفظ "خیر" مختلف مواقع پر، مختلف معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، ان کو ذکر کریں گے۔

☆خیر بمعنیٰ اخلاقِ حسنہ:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا"[27]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" خلاق حسنہ کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ کامل ایمان کا معیار صرف عبادات یا عقائد میں مضبوطی نہیں، بلکہ اخلاق میں اعلیٰ معیار بھی ہے۔ اخلاقیات اسلام کی بنیاد ہیں اور یہ انسان کے کردار کا آئینہ ہیں۔

☆خیر بمعنیٰ نرمی ورفق:

"عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ"[28]

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے، تو وہ بھلائی سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الخَيْرِ"[29]

---

25 ۔ غزالی، احیاء العلوم، 165:03

26 ۔ النحل 90:16

27 ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب الرضاع عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی حق المراۃ علی زوجھا،رقم الحدیث:1162

28 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، کتاب البر والصلہ و الادب،باب فضل الرفق ،رقم الحدیث:2592

29 ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، کتاب البر والصلۃعن رسول اللہ ﷺ،باب ما جاء فی الرفق،رقم الحدیث:2013

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو نرم برتاؤ کا حصہ مل گیا، اسے اس کی بھلائی کا حصہ بھی مل گیا اور جو شخص نرم برتاؤ کے حصہ سے محروم رہا وہ بھلائی سے بھی محروم رہا۔

ان حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "نرمی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث نبوی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نرمی ایک عظیم صفت ہے جو انسان کو بھلائی اور خیر کی جانب لے جاتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ عزت و تکریم:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ"[30]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آقا کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پاک میں لفظ "خیر " اچھی بات، مہمان اور پڑوسی کی عزت کرنا کے معنیٰ میں آیا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ اسلام کے اخلاقی اصولوں اور سماجی رویوں کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایمان کو نہ صرف عقیدے بلکہ عمل اور کردار سے وابستہ کیا ہے۔ یہ حدیث مومن کو ایک اچھا انسان، مثالی ہمسایہ، اور مہمان نواز بنانے کی ترغیب دیتی ہے، تاکہ معاشرہ خیر و برکت اور محبت سے معمور ہو۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین زمانے کے لوگ:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ "[31]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں۔ ان کے بعد کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم اٹھائیں گے۔

اس حدیث پاک میں لفظ "خیر "بہترین زمانے کے لوگوں کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں اپنے زمانے کے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، اور تبع تابعینؒ کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے، یہ حدیث ہمیں ترغیب دیتی ہے کہ ہم پہلے زمانے کے نیک لوگوں کی پیروی کریں اور سچائی اور دیانت داری کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین امت:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، قَالَ: خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الإِسْلَامِ"[32]

30 ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحيح، كتاب كتاب الايمان ،باب بيان تحريم ايذاء الجار ،رقم الحديث:47

31 ۔ بخاری ، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح، كتاب الشهادات ، باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد ، رقم الحديث:2652

32 ۔ بخاری ، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح، كتاب تفسير القرآن ، باب كنتم خير امة اخرجت للناس ،رقم الحديث:4557

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے آیت کریمہ "كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" کی تفسیر میں فرمایا: تم سب لوگوں میں سے تمام لوگوں کے لیے بہتر ہو کیونکہ تم انہیں، ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لے آتے ہو جس کی بدولت وہ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں لفظ "خیر" بہترین امت کے معنٰی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث اسلام کے پیغام کی دعوت اور اس کی روشنی کے پھیلاؤ کو بیان کرتی ہے۔ اور دعوت کے اس پہلو کی عکاسی کرتی ہے کہ کبھی مادی یا سیاسی طاقت کے ذریعے بھی اسلام کا پیغام پھیلایا جا سکتا ہے، لیکن اس کا مقصد ہمیشہ ہدایت اور بھلائی ہی ہوتا ہے، نہ کہ ظلم یا جبر۔

☆خیر بمعنٰی ادب:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ"[33]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لڑکے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" ادب سکھانے کے معنٰی میں آیا ہے۔ یہ حدیث والدین کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینے کی ترغیب دیتی ہے، کیونکہ یہ عمل صدقے سے بڑھ کر نفع بخش ہے۔

5)۔ معاملات سے متعلقہ امور میں لفظ خیر کے اطلاقات:

اسلام نے آپس کے معاملات کو نہایت اہمیت دی ہے کیونکہ یہ ایک پرامن اور منصفانہ معاشرے کی بنیاد ہیں۔ قرآن و حدیث میں معاملات میں صداقت، امانت داری، انصاف، اور حسنِ سلوک کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ لین دین یا دیگر معاملات ان میں سچائی اور دیانت داری اختیار کرے۔ دھوکہ دہی، جھوٹ، اور خیانت کی سخت ممانعت ہے۔ معاملات میں کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے اور حق ادا کیا جائے، چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی۔ نرم رویہ، نرمی، اور دوسروں کے حقوق کا احترام معاملات میں خیر و برکت لاتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں جب معاملات کے بارے میں "خیر" کا ذکر آتا ہے تو اس کا مطلب اعلٰی اخلاقی اصولوں اور بہترین انسانی رویوں کی نشاندہی کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں خیر کا مفہوم صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اس میں معاملات اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ ایک مومن کی خوبیوں کا مظاہرہ اس کے معاملات میں ہوتا ہے، جیسے دیانت داری، انصاف، نرمی، اور حسنِ سلوک۔ اس لیے خیر کے ذکر سے مراد وہ بھلائی ہے جو معاشرتی تعلقات اور لین دین کو بہتر بناتی ہے اور ایک مومن کو اخلاقی اعتبار سے مضبوط بناتی ہے۔ یہ احادیث نبویہ انسان کی معاشرتی اور اخلاقی زندگی میں خیر و برکت لانے اور معاشرے کی اصلاح کی ضرورت پر زور دیتی ہیں۔

ذیل میں معاملات سے متعلقہ وہ احادیث نبویہ جن میں لفظ "خیر" مختلف مواقع پر، مختلف معنٰی میں استعمال ہوا ہے، ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

☆خیر بمعنٰی حدود اللہ کا نفاذ:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"[34]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مقرر کردہ حدوں میں سے ایک حد جاری کرنا اللہ عزوجل کی زمین میں چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔

---

[33] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب البر والصلہ عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی ادب الولد ،رقم الحدیث:1951

[34] ۔ ابن ماجہ ، عبداللہ بن یزید، السنن، کتاب الحدود، باب اقامۃ الحدود، رقم الحدیث:2537

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" حدود اللہ کے نفاذ کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ اللہ کے مقرر کردہ حدود کا نفاذ مادی نعمتوں سے زیادہ عظیم ہے، کیونکہ یہ معاشرے میں انصاف، امن، اور روحانی پاکیزگی قائم کرتا ہے۔ ایک حد کا نافذ کرنا پوری قوم کے لیے برکت، انصاف، اور امن کا ذریعہ بن سکتا ہے، جو چالیس راتوں کی بارش کے فوائد سے زیادہ مؤثر ہے۔

☆خیر بمعنیٰ حسنِ معاشرت:

"عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"[35]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" حسن معاشرت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ ہمارے لیے ایک اہم اخلاقی اصول وضع کرتی ہے، کہ انسان کی حقیقی اچھائی اور نیکی اس کے اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ محبت، شفقت، اور انصاف کا مظاہرہ کرتا ہے، وہ معاشرے کے لیے بھی بہتر فرد ثابت ہوتا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ صحت و تندرستی:

"عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: نَعَمْ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ"[36]

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے والد اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: کہ ہم ایک مجلس میں تھے، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کے سر پر پانی کے آثار تھے۔ بعض لوگوں نے کہا: ہم آپ کو آج تقریباً خوش دل دیکھ رہے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: 'ہاں، اللہ کا شکر ہے۔' پھر لوگوں نے مال و دولت کی باتیں شروع کیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے، اس کے لیے مال میں کوئی حرج نہیں، اور صحت متقی کے لیے مال سے بہتر ہے، اور خوش دلی اللہ کی نعمتوں میں سے ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" صحت و تندرستی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی حکمت اور دین اسلام کی متوازن تعلیمات کو ظاہر کرتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ قرض داروں کو مہلت:

"أَنَّ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: تَذَكَّرْ، قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ، وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ، قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَجَوَّزُوا عَنْهُ"[37]

[35] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی فضل ازواج النبی ﷺ،رقم الحدیث:3895

[36] ۔ ابن ابی شیبہ ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد بن إبراهيم، (المتوفى: 235هـ) مسند ابن ابی شیبہ، الناشر: دار الوطن – الرياض، الطبعة: الأولى، 1997م،تو02، حدیث ام خبیب،رقم الحدیث:560

[37] ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ ،باب فضل انظار المعسر،رقم الحدیث:1560

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت حذیفہ (بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کا فرشتوں نے استقبال کیا تو انہوں نے پوچھا: کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: یاد کر، اس نے کہا: میں (دنیا میں) لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تو اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگدست کو مہلت دیں اور خوشحال سے نرمی برتیں۔ (انہوں نے) کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: (تم بھی) اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" قرض داروں کو مہلت اور نرمی سے پیش آنے کے معنیٰ میں بیان ہوا ہے، اسلام ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور احسان کا رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے، خاص طور پر مالی معاملات میں۔ یہ عمل معاشرے میں ظلم اور سختی کے خاتمے کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرض دار کو مہلت دینے یا معاف کرنے والے کے لیے قیامت کے دن خصوصی انعام اور اللہ کی رحمت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عمل قرض دار کی عزت نفس کو مجروح کیے بغیر اس کی مدد کرتا ہے اور معاشرتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین مجالس:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا"[38]

سیدنا ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: بہترین مجلس وہ ہے جو وسیع اور کھلی ہو۔

اس حدیث پاک میں لفظ "خیر" بہترین مجالس کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ کہ بہترین مجلس وہ ہے جو وسیع اور کھلی ہو۔ اس کا یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے کہ مجلس کے شرکاء کے دل کشادہ ہوں، سب ایک دوسرے کے لیے خوش اخلاقی اور محبت کے جذبات رکھتے ہوں۔ مختلف خیالات رکھنے والوں کو قبول کیا جائے، اور ہر ایک کی بات کو صبر و تحمل سے سنا جائے۔ مجلس میں نیکی، علم، اور ہدایت کی باتیں ہوں، نہ کہ غیبت، جھوٹ، یا کسی کی برائی۔ اس لیے اپنی مجالس کو اس طرح ترتیب دیں کہ وہ جسمانی طور پر آرام دہ اور روحانی طور پر پر سکون ہوں۔ ان میں محبت، اخوت، اور خیر خواہی کا ماحول ہونا چاہیے تاکہ سب کو فائدہ ہو اور کسی کو بھی تنگی یا ناگواری محسوس نہ ہو۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین خوشبو:

"عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ، وَنَهَى عَنْ مِيثَرَةِ الأُرْجُوَانِ"[39]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مرد کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیلے اور اس کا رنگ چھپا رہے، اور عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو چھپی رہے، اور آپ ﷺ نے زین کے اوپر انتہائی سرخ ریشمی کپڑا ڈالنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" بہترین خوشبو کے معنیٰ میں آیا ہے، یہ حدیث مبارکہ مرد اور عورت کے لیے خوشبو کے استعمال کے آداب اور ان کے فرق کو بیان کرتی ہے۔ اور مرد و عورت کے لیے ان کے سماجی اور اخلاقی کردار کے لحاظ سے مناسب حدود کا تعین کرتی ہے۔ اس میں اعتدال اور شرم و حیا کی تعلیم دی گئی ہے، جو اسلامی معاشرت کا اہم حصہ ہے۔

---

[38] ۔ ابو داؤد، سلمان بن اشعث، السنن، کتاب الادب ، باب فی سعۃ المجلس ، رقم الحدیث:4820

[39] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب الاداب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی طیب الرجال والنساء،رقم الحدیث:2788

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

☆خیر بمعنیٰ خوشی کے موقع پر مبارک باد دینا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الخَيْرِ"[40]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ شادی کرنے پر جب کسی کو مبارک باد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت عطا کرے، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع کرے۔

اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" خوشی کے موقع پر مبارک باد دینے کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ ایک جامع دعا ہے، جس میں محبت، برکت، اور خیر کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ "بارک اللہ لک" یعنی اللہ تمہیں برکت دے۔ اس میں دولہا کے لیے زندگی کے ہر پہلو میں برکت کی دعا ہے، جیسے مال، صحت، اور اعمال میں برکت۔ "بارک اللہ علیک" یعنی اللہ تم پر برکت نازل کرے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شادی کے ذریعے دولہا اور دلہن پر اللہ کی نعمتیں اور سکون نازل ہو۔ "وجمع بینکما فی خیر" یعنی اللہ تم دونوں کو خیر پر جمع کرے۔ اس سے مراد شادی کا رشتہ محبت، سمجھداری، اور نیکی کے کاموں میں معاون ہو۔ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے خیر کا ذریعہ بنیں اور اس رشتے سے معاشرتی و روحانی فوائد حاصل ہوں۔

☆خیر بمعنیٰ مہمان کی آمد:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ"[41]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان آتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔

آقا کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" مہمان کی آمد کے معنیٰ میں آیا ہے۔ عرب ثقافت میں مہمان نوازی کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی، اور اسلام نے اس عمل کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے عبادت کا درجہ دیا۔ یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ مہمان نوازی نہ صرف سماجی اقدار کو مضبوط کرتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور برکت کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین صدقہ:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ"[42]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جسے صدقہ کرنے کے بعد مال داری قائم رہے اور ان لوگوں سے صدقے کی ابتداء کرو جن کی عیال داری کرتے ہو۔

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں لفظ "خیر" بہترین صدقہ کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، یہ حدیث مبارکہ صدقہ کے بہترین اصول اور اس کی حکمت کو بیان کرتی ہے۔ صدقہ کا آغاز ان افراد سے کرنا چاہیے جو انسان کی کفالت میں ہیں، جیسے اہلِ خانہ، والدین، بہن بھائی، یا دیگر قریبی رشتہ دار۔ اس سے نہ صرف مالی مدد ہوتی ہے بلکہ رشتہ داری مضبوط ہوتی ہے۔ اسلام میں اعتدال کا اصول بہت اہم ہے۔ صدقہ کے ساتھ اپنی زندگی میں توازن برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ کوئی دوسرا بوجھ نہ اٹھانا پڑے۔

☆خیر بمعنیٰ محنت مزدوری:

[40] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، کتاب النکاح عن رسول اللہ ﷺ،باب ما جاء فیما یقال للمتزوج،رقم الحدیث:1091

[41] ۔ ابن ماجہ ، عبداللہ بن یزید، السنن، کتاب، باب الضیافۃ ،رقم الحدیث:3356

[42] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الزکوۃ ، باب لا صدقۃ الا عن ظهر غنی ، رقم الحدیث:1426

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُو أَحْسِبُهُ قَالَ: إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ"[43]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی رسی پکڑے اور صبح صبح پہاڑ کی طرف چلا جائے، وہاں لکڑیاں چنے، پھر انھیں فروخت کرے، اس سے کچھ کھائے اور کچھ صدقہ کر دے، یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "محنت مزدوری کے معنیٰ میں آیا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ خودداری، محنت، اور عزت نفس کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اس حدیث میں انسان کو اپنی معیشت بہتر بنانے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرے بلکہ دوسروں کی مدد بھی کر سکے۔

☆خیر بمعنیٰ ازدواجی تعلق:

"عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً"[44]

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: شادی کر لو کیونکہ اس امت کے جو بہترین شخص تھے ان کی بہت سی بیویاں تھیں۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "ازدواجی تعلق قائم کرنے کے معنیٰ میں آیا ہے۔ نکاح سنتِ نبوی ﷺ ہے اور امت کے بہترین افراد (یعنی نبی کریم ﷺ) کی زندگی میں شادی کا اہم مقام تھا، اور ان کی کئی بیویاں تھیں۔

☆خیر بمعنیٰ حیا:

"عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ"[45]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیا سے خیر اور بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر "حیا کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ حیا ایک عظیم اخلاقی صفت ہے جو انسان کو ہر طرح کی برائی سے روکتی ہے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ حیا سے انسان کے رویے میں پاکیزگی اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک پیدا ہوتا ہے، جو ایک مثالی معاشرے کی تشکیل میں مددگار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حیا کو خیر و بھلائی کا سرچشمہ قرار دیا، کیونکہ یہ انسان کے کردار کو سنوارتی ہے اور اسے اللہ کی نافرمانی سے بچاتی ہے۔

☆خیر بمعنیٰ قبور پر بیٹھنے کی ممانعت:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ"[46]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی انگارے پر (اس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

---

[43] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الزکوۃ ، باب قول اللہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا ، رقم الحدیث:1480

[44] ۔ بخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب النکاح ، باب کثرۃ النساء،رقم الحدیث:5069

[45] ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، کتاب الایمان ،باب شعب الایمان ،رقم الحدیث:37

[46] ۔ مسلم، مسلم بن الحجاج ، الصحیح، کتاب الجنائز،باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه،رقم الحدیث:971

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس حدیث مبارکہ میں لفظ "خیر" قبور پر بیٹھنے کی ممانعت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ قبر کے احترام اور اس کے آداب کو واضح کرتی ہے اور مسلمانوں کو ان حدود کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتی ہے۔ حدیث میں انگارے پر بیٹھنے کی مثال دے کر قبر پر بیٹھنے کے عمل کی شدت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ انسان کو اس عمل سے روکنے کے لیے ایک اہم نصیحت ہے۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین ساتھی، بہترین سریا، بہترین فوج:

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ"[47]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین ساتھی وہ ہیں جن کی تعداد چار ہو، اور سب سے بہتر سریہ وہ ہے جس کی تعداد چار سو ہو، اور سب سے بہتر فوج وہ ہے جس کی تعداد چار ہزار ہو اور بارہ ہزار اسلامی فوج قلت تعداد کے باعث مغلوب نہیں ہو گی۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" بہترین ساتھی، بہترین سریا، بہترین فوج کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں مختلف مواقع پر تعداد کی اہمیت اور حکمت کو بیان کیا ہے۔ یہ تعداد تنظیم، اتحاد، اور مؤثر عمل کے اصولوں کو واضح کرتی ہے۔

یہ حدیث تعداد کے ساتھ تنظیم، اتحاد، اور حکمتِ عملی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ کامیابی کا دارومدار نہ صرف تعداد پر بلکہ ایمان، تقویٰ، اور اللہ پر بھروسے پر بھی ہے۔ یہ تعلیم دیتی ہے کہ مسلمان ہر کام میں حکمت، تنظیم، اور اعتدال کے اصولوں کو اپنائیں۔

☆خیر بمعنیٰ بہترین دوست:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ"[48]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بہتر دوست وہ ہے جو لوگوں میں اپنے دوست کے لیے بہتر ہے۔

اس حدیث نبویہ میں لفظ "خیر" بہترین دوست کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اچھے دوست کے اوصاف اور اسلامی معاشرت میں دوستی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے لیے حقیقی خیر خواہی اور بھلائی کا ذریعہ ہو۔

خلاصہ کلام

1. احادیث نبویہ میں لفظ "خیر" کو مختلف معانی میں استعال کیا گیا ہے، جو دین و دنیا کی بھلائی کو واضح کرتا ہے۔
2. بہترین مسلمان، کامل مومن اور دین کی حفاظت کے تصورات کو "خیر" کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔
3. نماز، جہاد، ذکرِ الٰہی اور دیگر عبادات کو خیر کی اعلیٰ ترین صورتوں میں شمار کیا گیا ہے۔
4. نیکی کی ترغیب، ذکرِ الٰہی اور بہترین اعمال کو خیر کا درجہ دیا گیا ہے۔
5. حسنِ اخلاق، نرمی، عزت و تکریم اور ادب کو خیر کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

[47] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب السیر عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی السرایا ،رقم الحدیث:1555
[48] ۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، السنن، ابواب البر والصلہ عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی حق الجوار ،رقم الحدیث:1944

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

6. حسنِ معاشرت، قرض داروں کو مہلت دینا اور مہمان نوازی کو خیر کی علامت قرار دیا گیا ہے۔
7. محنت مزدوری، بہترین ساتھی اور بہترین فوج کے تصورات کو بھی خیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔
8. احادیث میں خیر کا استعمال انفرادی اصلاح اور اجتماعی ترقی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔
9. خیر کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام صرف عبادات ہی نہیں بلکہ عملی زندگی میں بہتری کا بھی دین ہے۔
10. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تعلیمات میں "خیر" ایک ایسا جامع اصول ہے جو دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔